www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تحقیق و تنقید

عبدالرشید عراقی

تحریکِ جہاد اور تاریخ سازی

کشمیر کتاب گھر ایجوکیشنل پبلشرز ۱۳، اردو بازار، لاہور نے یونیورسل ٹیسٹ پیپرز تحریک و تاریخ پاکستان ۱۸۵۸ء تا ۱۹۷۷ء پرچہ الف، برائے طلباء و طالبات بی اے شائع کیا ہے۔ اس کے مرتب پروفیسر ایم اے، ایم اے (تاریخ) ہیں۔

یونیورسل ٹیسٹ پیپرز کا باب ۳ جس کا عنوان "مسلمانوں کی مذہبی اور علمی تحریکیں" تھا اس میں دارالعلوم دیوبند، اہلِ حدیث، بریلوی تحریک، تحریکِ جہاد اور فرائضی تحریک پر روشنی ڈالی ہے۔ پروفیسر صاحب کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو علمائے اہلِ حدیث سے دلی بغض ہے اور آپ نے صریحاً صحیح حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

پروفیسر صاحب "اہلِ حدیث" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"اہلِ حدیث عمائدین نے مسلکِ اہلِ حدیث کو بچانے کے لئے انگریز کے ساتھ وفاداری کے مسلک کو اپنایا۔ چنانچہ میاں سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی، جو مولانا عبداللہ غزنوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی، شاہ حسین الحق پھلواروی اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے استاد ہیں، انگریزوں کے طرفدار تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکارِ انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا اور حد تو یہ ہے کہ بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیتے۔ مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے علمائے اہلحدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہلِ حدیث کا رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کے رہ گیا۔ انہوں نے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ایک رسالہ " الاقتصاد فی مسائل الجہاد " لکھا ۔ جس میں جہاد کی منسوخی کیلئے دلائل دیئے گئے ہیں ۔ اس کتاب کے تراجم اردو، انگریزی اور عربی میں ہوئے اس کی اشاعت پر انہیں جاگیر بھی ملی تھی ۔ انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ آئندہ اہل حدیث کے لئے وہابی نہ لکھا جاتے ؛ چنانچہ ایک سرکلر کے ذریعہ ہدایت کر دی گئی کہ آئندہ سے سرکاری ریکارڈ میں " وہابی " کا لفظ نہ لکھا جائے ۔" (ص ۲۹)

افسوس اس بات کا ہے کہ ایسے بے جا اعتراضات اس سے پہلے بھی کئے گئے اور علمائے اہل حدیث کی طرف سے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ۔ معلوم نہیں کہ اب دوبارہ ایسی باتوں کو منظرِ عام پر لانے کی کیوں ضرورت پیش آئی ہے ۔ اس وقت ہمارا ملک پاکستان جس دور سے گزر رہا ہے ، ضرورت نہیں کہ ایسے اختلافی مسائل یا ایسے مسائل جن سے کسی دوسرے فرقہ کی حوصلہ شکنی ہو ، ان کو ہوا دی جائے مگر جب ان لوگوں نے ، جو کہ پاکستان کی سالمیت کے خواہاں نہیں ہیں ، ایسے اوچھے حربے استعمال کرتے ہیں ، تو ان کو جواب دینا ضروری ہو جاتا ہے ، چنانچہ اب ہمیں بھی صحیح حقیقتِ حال کو واضح کرنا ہو گا ۔

پروفیسر صاحب نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علمائے اہلحدیث ایک طرف تو انگریزوں کے وفادار رہے اور دوسری طرف انہوں نے یہ کارنامہ سرانجام دیا کہ "جہاد" کو منسوخ قرار دیا ۔ تاریخ شاہد ہے کہ انگریزوں کی وفاداری اور جہاد کی منسوخی کا کارنامہ علمائے بریلویہ نے سرانجام دیا ہے اور یہ شرف صرف علمائے بریلویہ کو ہی حاصل رہا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی انگریز کی وفاداری میں بسر کی اور تحریری طور پر جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ جہاد کی منسوخی اور دوسرے فرقہ ہائے اسلامیہ کی تکفیر ہے ۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، جو فرقہ بریلویہ کے بانی ہیں ۔ ان کی اسلامی خدمات کے بارے میں مولانا ظفر علیخاں مرحوم نے کہا تھا ۔

کوئی ٹرکی لے گیا ۔ کوئی ایران لے گیا   کوئی دامن لے گیا ، کوئی گریبان لے گیا
رہ گئی تھی ایک دولت فقط اسلام کی   وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خاں لے گیا

علمائے بریلویہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان کو دارالاسلام قرار

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دیا، چنانچہ احمد رضا خاں صاحب نے اس سلسلہ میں ایک رسالہ بنام " اِعْلَامُ الْاَعْلَام بِاَنَّ ہِنْدُوسْتَان دار الاسلام " تصنیف کیا۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب اور دوسرے علمائے بریلویہ نے فقہی تعبیروں اور تاویلوں کے سہارے برطانوی سلطنت کو استحکام اور انگریزوں کے خلاف جو بھی تحریک چلائی گئی۔ علمائے بریلویہ نے اس کی مخالفت کی اور انگریزوں کی حمایت کی۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کا پورا خاندان برطانوی حکومت کا وفادار تھا اور اس خاندان نے انگریزوں کی حمایت میں اپنی پوری زندگیاں صرف کر دیں۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے پردادا نے انگریزوں کی خدمت کرنا اپنا مقصد بنا لیا تھا۔ مولوی ظفر الدین بہاری مرحوم نے مولانا احمد رضا خاں کی سوانح حیات لکھی ہے، جس میں آپ لکھتے ہیں :

" مولوی احمد رضا خاں کے پردادا حافظ کاظم علی خاں بریلوی نے انگریزی حکومت کی پولیٹیکل خدمات انجام دیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ص ۳)

اور مولانا احمد رضا خاں صاحب نے کیا خدمات سرانجام دیں۔ ان کے بارے میں فرانسس رابنسن لکھتا ہے :

" ان کے معمول کا طریق کار حکومت کی حمایت تھی اور جنگِ عظیم اول اور تحریکِ خلافت میں انہوں نے مسلسل حکومت کی حمایت جاری رکھی اور ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ترکِ موالات کے مخالف علماء کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ ان کا عوام پر خاطر خواہ اثر تھا، لیکن مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقے کی حمایت حاصل نہ تھی۔ " (سیپریٹزم امنگ انڈین مسلمز، ص ۲۶۴۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس ۱۹۷۴ء)

ایک دوسرے بریلوی عالم مولوی نور محمد لکھتے ہیں :

" ہم اور ہمارے پیران اور مریدان فوجی وغیرہ جن پر سرکار برطانیہ کے بے شمار احسانات ہیں۔ ہمیشہ سرکار کے حلقہ بگوش اور جاں نثار رہیں گے۔

(تکفیری افسانے، ص ۱۴۳)

تنسیخِ جہاد کا الزام علمائے اہلِ حدیث پر لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ تنسیخِ جہاد کے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فتوے اُن علمائے کرام نے جاری کئے، جن کو مولانا احمد رضا خان مرحوم اپنا پیشوا اور مقتدا سمجھتے ہیں۔ مولانا فضلِ حق خیر آبادی، مولوی فضل رسول بدایونی۔ مولوی فضل امام خیر آبادی اور مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی تنسیخ جہاد میں پیش پیش تھے۔

جناب آغا شورش کاشمیری مرحوم لکھتے ہیں:

"انگریزی حکومت کی حمایت اور اس کے پاؤں مضبوط کرانے میں ان علمائے کرام کا خاص دخل تھا، جنہوں نے حضرت سید احمد شہید بریلوی رح اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رح کی تحریک کی مخالفت کی تھی۔ اس تحریک کے سب سے بڑے مخالف مولانا فضل حق خیر آبادی۔ مولوی فضل رسول بدایونی، مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی اور مولوی فضل امام خیر آبادی تھے۔ ان علماء نے تحریک کی مخالفت کے ساتھ اپنے انگریز آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے "تنسیخ جہاد" کے فتوے جاری کئے۔"

(تحریکِ ختمِ نبوت، ص ۱۵)

علمائے اہلِ حدیث نے تحریکِ جہاد کو، جو کہ تقریباً ختم ہو چکی تھی از سرِ نو زندہ کیا۔

علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم لکھتے ہیں:

"تحریکِ اہلِ حدیث کے جو اثرات پیدا ہوئے اور اس زمانہ سے آج تک ہمارے دورِ ادبار کی ساکن سطح میں اس سے جو جنبش ہوئی وہ بھی ہمارے لئے بجائے خود مفید اور لائق شکریہ ہے۔ بہت سی بدعنوانیوں کا استیصال ہوا۔ توحید کی حقیقت نکھاری گئی۔ قرآن پاک کی تعلیم و تفہیم کا آغاز ہوا۔ قرآن پاک سے براہِ راست ہمارا رشتہ دوبارہ جوڑا گیا حدیث کی تعلیم و تدریس اور تالیف و اشاعت کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور دعوٰے کیا جا سکتا ہے کہ ساری دنیائے اسلام میں ہندوستان ہی کو صرف اس تحریک کی بدولت یہ دولت نصیب ہوئی۔ نیز فقہ کے بہت سے مسئلوں کی چھان بین ہوئی۔ (یہ اور بات ہے کہ کچھ لوگوں سے غلطیاں بھی ہو گئی ہوں) لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دلوں سے اتباعِ نبوی کا جو جذبہ گم ہو گیا تھا، وہ سالہا سال تک کے لئے دوبارہ پیدا ہو گیا۔ مگر افسوس کہ اب وہ بھی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جارہا ہے۔ اس تحریک کی ہمہ گیر تاثیر یہ تھی کہ وہ جہاد جس کی آگ اسلام کے الاؤ میں ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔ وہ پھر بھڑک اٹھی۔ یہاں تک کہ ایک زمانہ گزرا کہ وہابی اور باغی مترادف لفظ سمجھے گئے۔ اور کتنوں کے سر قلم ہوگئے اور کتنوں کو سولیوں پر لٹکنا پڑا اور کتنے پابجولاں دریائے شور عبور کر دیئے گئے یا تنگ کوٹھریوں میں انہیں بند ہونا پڑا۔"

(تراجم علمائے حدیث ہند، ج ۱، ص ۷۵، طبع دہلی)

تحریکِ اہل حدیث کے داعیٔ اول حضرت سید احمد شہید بریلوی رح کی دعوت کا اہم عنصر ہی "جہاد فی سبیل اللہ" تھا۔ آپ نے باضابطہ جہاد کا اعلان کیا اور اس کے بعد آپ کی سکھوں سے معرکہ آرائی بھی ہوئی۔ اور آخر آپ اور آپ کے رفیقِ کار مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رح بالاکوٹ میں شہادت سے سرفراز ہوئے اور آپ جس تحریک (جہاد) کو لے کر اٹھے تھے، وہ ختم نہ ہوئی۔ ؎

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ثبت است بر جریده عالم دوام ما

حضرت سید احمد شہید بریلوی رح اور مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رح کی شہادت کے بعد مولانا ولایت علی صادق پوری، مولانا محمد علی رام پوری، مولانا سخاوت علی جون پوری اور مولانا کرامت علی جون پوری نے سید صاحب کی تحریک کو جاری رکھا۔

مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم لکھتے ہیں:

"عظیم آباد پٹنہ محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گرتا ہوا علم اپنے ہاتھوں سے تھام لیا۔ اور زندگی بھر اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ پھر اس فردِ کامل کے بعد اس کے بھائیوں، بھتیجوں، عزیزوں اور ماننے والوں نے جس طرح اپنے خون سے اس نخلِ خزاں کی آبیاری کی ہے وہ اسلامی ہند کی پوری تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔" (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک، ص ۵۰)

اس تحریکِ جہاد کے سلسلے میں علمائے صادق پور کو جن مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اس کی گواہی تاریخ سے مل سکتی ہے۔ ان کے تمام مکانات مسمار کر دیئے گئے جائیدادیں ضبط کر لی گئیں، یہاں تک کہ ان کی قبریں بھی مسمار کر دی گئیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں :

"علمائے صادق پور کے، الحکومت نے تمام مکانات مسکونہ تک مسمار کر دیئے اور ہل چلا کر بلدیہ کی عمارت بنا دی گئی۔ یہاں تک کہ ان کی قبریں مسمار کر دیں۔" (کاروانِ ایمان و عزیمت ، ص ۵۹)

یہ تحریک جہاد ہی تھی جس کے تحت انگریزوں نے پانچ مقدمات سازش تیار کئے اور علمائے اہلحدیث کو پھانسی اور جلا وطنی کی سزائیں دیں۔ پہلا مقدمہ سازش انبالہ ۱۸۶۴ء دوسرا مقدمہ سازش پٹنہ ۱۸۶۵ء ، تیسرا مقدمہ سازش مالدہ ۱۸۷۰ء ، چوتھا مقدمہ سازش راج محل مرشد آباد بنگال ۱۸۷۰ء اور پانچواں مقدمہ سازش پٹنہ ۱۸۷۱ء تھے۔

کیا ان حقائق کی روشنی میں کوئی صاحب بصیرت یہ کہہ سکتا ہے کہ علمائے اہلحدیث نے تنسیخِ جہاد کے فتوے جاری کئے تھے۔ تنسیخِ جہاد کے فتوے جاری کرنے کا شرف صرف اور صرف علمائے بریلویہ کو ہی حاصل ہے۔

اہلِ توحید کے لیے خوشخبری

لادینیت کے سیلاب کو روکنے کیلئے، لوگوں تک کتاب و سنت کی آواز کو پہنچانے کے لیے، اور ان کو مقصدِ حیات سے آگاہ کرنے کے لیے تحریکِ مجاہدینِ اسلام نے تبلیغ کا وہی انداز اپنایا ہے جو انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا اس سلسلہ میں تحریک نے مفت تبلیغی پروگراموں کا اہتمام کیا ہے۔ جن میں علماء کی آمدورفت اور اشتہارات وغیرہ کا خرچہ تحریک برداشت کرے گی۔ لہٰذا جو حضرات اپنے علاقوں میں تبلیغی پروگرام رکھنا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں: فون نمبر ۸۵۷۳۳۹

تحریک مجاهدین اسلام

[illegible]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ